

ضعف مشغول ہے بیکار بہ سعی بیجا
 اندازہ نہ تھا کہ دنیا کی کسی چیز کو ثبات
 نہیوں تو ہر تکلیف وہ ولتے پر پریشان
 ہوتے تھے۔ اب ہم پر نہ روشن ہو چکا
 ہے کہ یہاں کی کسی بھی حالت کو قرار
 نہیں۔ زمانہ گردش میں ہے اور برابر رنگ بدلتا چلا جا رہا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہم نے رنج و غم کو
 بھی ایک عام چیز مان لیا اور بے تکلف سب کچھ برداشت کرتے چلے جا رہے ہیں۔ اقبال کیا خوب کہ گئے ہیں :

سکون محال ہے قدرت کے کارخانے میں

ثبات ایک تغیر کو ہے زمانے میں

۲۔ شرح : ہم بیخود ہو کر بیابان جنون میں پہنچ گئے اور ایسے گم ہوئے کہ نام و نشان تک باقی نہ رہا۔ بیخودی کے عالم میں چلتے چلتے ہو گرد ہم نے اڑائی تھی، وہ بھی پکارتی رہی، مگر کوئی جواب نہ ملا اور ہمارا کچھ تپا نہ چلا۔

۳۔ شرح : ہمارا عجز و نیاز ہی اصل میں ہمارے ہر قسم کی بدتری کا ذریعہ اور وسیلہ تھا۔ مصیبتوں نے ہم میں اپنی کاجوز و ق پیدا کر دیا تھا، وہی ہمارے ابھرنے کا سہارا بن گیا اور ترقی کرتے کرتے ہم کہیں سے کہیں پہنچ گئے۔

۴۔ شرح : بیشک ہم ضعیف ہیں، لیکن ہوش جنون کا اشارہ پاتے ہی سحرِ گردی کے لیے تیار ہو گئے ہیں۔ اب ضعف ہمیں روکنے کی جو بھی کوشش کرے گا، وہ بالکل بے سود اور بے حاصل ہوگی۔